بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

ربوہ

روزنامہ

الفضل

خطبہ نمبر

تار کا پتہ: "ڈیلی الفضل" ربوہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم: چہارشنبہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش * ۱۷ فروری ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۱

سوڈان کے عوام مصر اور برطانیہ کے اثر و رسوخ سے ہٹ کر مکمل آزادی چاہتے ہیں

سوڈان کے وزیر خزانہ مسٹر حماد توفیق کا اعلان۔ پاکستان سے فنی امداد کی اپیل

کراچی ۱۶ فروری۔ سوڈان کے وزیر خزانہ مسٹر حماد توفیق نے جو آجکل پاکستان کے دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں کہا ہے کہ سوڈان کے لوگ مصر اور برطانیہ کے اثر و رسوخ سے ہٹ کر مکمل آزادی کے خواہاں ہیں انہوں نے کہا ہم ایسی آزادی چاہتے ہیں کہ کوئی دوسرا ملک خواہ وہ مصر ہو یا برطانیہ ہمارے امور میں مداخلت نہ کر سکے۔ انہوں نے پاکستان اور دوسرے دوست ملکوں سے اپیل کی کہ وہ سوڈان کو فنی امداد دیں تا وہ اپنے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو سکے۔ جناب حماد توفیق نے کل باہمی مفاد کے معاملات پر پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی سے بھی ملاقات کی جو ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ آپ منصوبہ بندی بورڈ کے صدر جناب زاہد حسین سے بھی ملے نیز معلوم ہوا ہے کہ چیف جسٹس سوڈان مسٹر جسٹس محمد احمد چند روز تک پاکستان آرہے ہیں۔ وہ سوڈانی عدالتوں کے لئے پاکستانی ججوں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایران نے دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا

تہران ۱۶ فروری۔ ایران کے وزیر خارجہ جناب نصر اللہ انتظام نے کہا ہے کہ ایران نے عراق و ترکی کے دفاعی معاہدے میں شامل ہونے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کل ایرانی سینیٹ کو بتایا کہ ایران اس بارے میں پورے غور و فکر کے بعد ایسی راہ اختیار کریگا۔ جو اس کے اپنے مفاد کے عین مطابق ہوگی

کرنل ناصر سے پنڈت نہرو کی ملاقات

قاہرہ ۱۶ فروری۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے جو آجکل مصر کے دورے پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم دونوں نے عام بین الاقوامی صورت حال اور مشرق وسطےٰ کے

پاکستان سیٹو کانفرنس میں سوچے سمجھے بغیر کوئی ذمہ داری قبول نہیں کریگا

ڈھاکہ سے کراچی پہنچنے پر وزیر اعظم جناب محمد علی کا بیان

کراچی ۱۷ فروری۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے کل ڈھاکہ سے کراچی پہنچنے پر اعلان کیا کہ پاکستان جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کے تحت منعقد ہونے والے بنکاک اجلاس میں ہر پہلو پر اچھی طرح غور کئے بغیر کوئی ذمہ داری قبول نہ کریگا۔ آپ ہوائی اڈے پر ایک اخبار نویس کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ سیٹو کے تحت پاکستان کو کن عسکری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ہو گا؟ آپ نے کہا اس کا فیصلہ سیٹو کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد کیا جائے گا۔ ویسے پاکستان کو ابھی اس سلسلے میں کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ بنکاک کانفرنس میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آئے آپ نے مزید کہا میں کانفرنس میں فوجی پہلو کی بجائے اقتصادی پہلو پر زیادہ زور دوں گا۔ وزیر اعظم نے سیٹو میں فارموسا کی شمولیت کے بارے میں کہا اس امر کا فیصلہ کرنے سے پہلے فارموسا کا مستقبل طے ہونا ضروری ہے میری رائے میں مغربی طاقتوں کو چین خاص پر کمیونسٹوں کی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے اور کومنتانگ حکام کو مجبور کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے دعووں کو فارموسا تک ہی محدود رکھیں۔ اس طرح اقوام متحدہ میں چین کی نمائندگی کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ وزیر اعظم سے جب یہ دریافت کیا گیا کہ مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کا فیصلہ کب ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا۔ مارچ تک انتظار کریں

ملایا میں پاکستان نیشنل ہاکی ٹیم کی کامیابی

سنگاپور ۱۶ فروری۔ پاکستان کی نیشنل ہاکی ٹیم نے جو آجکل ملایا کا دورہ کر رہی ہے۔ کل یہاں ایک مقامی ٹیم کو پندرہ گول سے ہرا دیا مقامی ٹیم کوئی گول نہیں کر سکی

سندھ میں تین ہزار میل لمبی سڑکیں تعمیر کرنے کا منصوبہ

کراچی ۱۶ فروری۔ حکومت سندھ دس کروڑ روپے کے خرچ سے تین ہزار میل لمبی سڑکیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ حکومت نے اس سلسلے میں ایک وسیع منصوبہ تیار کیا ہے۔ جو تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے تقریباً دو ہزار میل لمبی سڑکیں دیہات میں تعمیر کی جائیں گی۔

* پیرس ۱۶ فروری۔ موسیو ماندیز فرانس کی ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی نے موسیو پینے کی مجوزہ مخلوط حکومت میں شامل ہونا منظور کر لیا ہے۔

لبنان نے امریکہ کو فوجی اور ہوائی اڈوں کی کوئی پیشکش نہیں کی

حکومتِ لبنان کی طرف سے بے بنیاد خبروں کی تردید

بیروت ۱۶ فروری۔ لبنان کے وزیر خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ حکومت لبنان نے امریکہ کو اپنی سرزمین میں فوجی اور ہوائی اڈے قائم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ انہوں نے اس قسم کی تمام خبروں کو سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے یاد رہے مصر کے اخبار الاہرام نے پچھلے دنوں یہ خبر شائع کی تھی کہ لبنان نے اپنی سرحدوں کی حفاظت کے پیش نظر امریکہ کو پیشکش کی ہے کہ وہ لبنان میں اپنے فوجی اور ہوائی اڈے قائم کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۱۷ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "نقرس کے درد کا دورہ ہے" احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانیہ میں دس ایٹمی سٹیشن قائم کئے جائینگے

لندن ۱۷ فروری۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ دس سال میں ۳۰ کروڑ روپے کے مصرف سے دس ایٹمی سٹیشن قائم کئے جائینگے ان سٹیشنوں کی مدد سے ۲۰ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔

راج پرمکھ کے عہدے کو ختم کرنے کا مطالبہ

حیدرآباد اسمبلی سے حزب اختلاف کا واک آؤٹ

حیدرآباد دکن ۱۷ فروری۔ کل جب نظام حیدرآباد نے اسمبلی کے بجٹ سیشن میں افتتاحی تقریر شروع کی۔ تو حزب مخالف کے ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا واک آؤٹ سے ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ راج پرمکھ کے عہدے کو ختم کر دیا جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۴ھش

واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطالبہ "مختلف قسم کے واقفین کی ضرورت" کئی روز سے الفضل میں متواتر شائع ہو رہا ہے۔ احباب پڑھتے ہوں گے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کا مطالبہ ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے بھی مخلص احباب اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ ایسے مخلص احباب اول ایم۔اے یا ایل ایل بی یا ڈاکٹر ہوں۔ دوم بی۔اے یا بی۔اے۔بی ٹی ہوں۔ سوم انتظامی معاملات کا تجربہ رکھنے والے ہوں۔ اور چہارم ایسے احباب جو تجارتی یا صنعتی دلچسپی رکھتے ہوں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت میں جو شخص داخل ہوتا ہے۔ وہ ابتداءً ہی دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو گویا وقف کر دیتا ہے۔ اور سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے جو لوگ آگے آتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے سب سے زیادہ خدمتِ دین کا موقع حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے حقیقی کام کے لئے یعنی تبلیغ اسلام جو جماعت میں ہر داخل ہونے والے کا فرض ہے۔ زیادہ وقت خرچ کرتا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مطالبہ محض ایک یاددہانی ہے۔ ورنہ اگر حضور کسی کو سلسلہ کے کام کے لئے حکم دیں۔ تو کون ایسا دوست ہے۔ جو دوڑ کر آگے نہیں آئے گا۔ اور اسے موجب صد فخر خیال نہیں کرے گا۔

اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ اپنے والدین کی فرماں برداری کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ ماں کے پاؤں کے تلے بہشت ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اپنے ماں باپ کی ہر طرح فرماں برداری کرو۔ اس سے خیال کیجئے۔ جو انسان ہمیں ماں اور باپ سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ جو ماں باپ سے بھی زیادہ ہمارا خیر خواہ ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے ہمارا راہنما مقرر کیا ہے۔ اور جو ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہم سے محبت کرتا ہے۔ اور جو ہمیں ہر قسم کے خطرات سے متنبہ ہی نہیں کرتا۔ بلکہ ان سے بچانے کی ہر سعی و کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ ہمیں حکم دے۔ تو کیا ہم اس سے انکار کر سکتے ہیں؟

پھر جب یہ حکم وہ اپنے کسی ذاتی مفاد کے پیش نظر نہیں بلکہ ہمارے ہی مفاد ہمارے ہی فرض کی ادائیگی کے متعلق ہو۔ تو ہمارے لئے اس میں کتنی برکات مضمر ہیں۔ مگر ہمارا امام ہمیں حکم نہیں دیتا۔ بلکہ خدمت دین کے لئے موقع بہم پہنچاتا ہے۔ اور صرف مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ہم لوگ آگے آئیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کا موقع حاصل کریں۔ اس لئے ہمیں امید ہے۔ کہ موزوں احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور سلسلہ کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

کنٹرول

پاکستان کے وزیر صنعت مسٹر اصفہانی نے پاکستان ٹیکسٹائل مل اونرز ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ اب ایسے حالات پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ کنٹرول کو آئندہ برقرار رکھنا چنداں ضروری نہیں ہے۔

غیر معمولی حالات میں بعض اشیاء پر کنٹرول نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً جنگ کے دوران میں یا اس سے قبل اور بعد میں کچھ عرصہ تک جب تک حالات معمول پر نہیں آتے۔ کنٹرول کے بغیر عوام کو ضروری اشیاء نہیں مل سکتیں۔ مگر کنٹرول اسی وقت کامیاب ہوتا ہے۔ جب عوام بھی حکومت کی مدد کریں۔ ورنہ اس کے ساتھ بہت سی برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ بلیک کا وجود اکثر کنٹرول کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ جس چیز پر کنٹرول ہوتا ہے۔ وہ منڈی سے روپوش ہو جاتی ہے۔ اس طرح دقتیں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔

چونکہ اب حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ اس لئے یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ ضروریات پر سے کنٹرول ہٹا دیا جائے۔ ہماری رائے میں اگرچہ ابتداء میں اس طرح کچھ تکالیف ہوں گی۔ مگر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہو جائیں گے۔ اور بالآخر کنٹرول اٹھانا مفید ثابت ہوگا۔

دوسری شادی

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء میں مجید نظامی صاحب کا مکتوب لندن جو شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ۱۹۱۴ء اور ۱۹۳۹ء کی عالمگیر جنگوں اور سلطنت برطانیہ کے دفاع نے انگلستان میں عورتوں کا تناسب مردوں سے زیادہ کر دیا ہے۔ چنانچہ یہاں اکثر عورتیں شادی کا ارمان دل میں ہی لے کر بوڑھی ہو جاتی ہیں ...... لندن کے ایک پادری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آج کل اگر کسی دوشیزہ کو غلطی سے شادی شدہ سمجھ لیا جائے۔ تو وہ چند لمحوں کے لئے باغ باغ ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ"

پادری صاحب نے بقول مکتوب نگار بہت سی برائیاں بتائی ہیں۔ جو عورتوں کی زیادتی کی وجہ سے برطانیہ میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اس پر مکتوب نگار نے درست لکھا ہے۔ کہ

"دراصل یہ شکایت فضول ہے۔ انگلستان (اور یورپ میں بھی) مردوں کی ..... کمی ایک عظیم "معاشرتی مسئلہ" بن چکی ہے۔ اور مغربی تہذیب میں بے راہ روی کے جو گھناؤنے مظاہرے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی مردوں کی کمی ہے۔ عورت کی شادی کی خواہش قدرتی خواہش ہے۔ واحد خواہش ہے۔ لیکن مغرب کے داناؤں نے اس کا علاج یہ نکالا ہے۔ کہ مرد شادی تو ایک کرے۔ لیکن .... مغربی تہذیب مذہب اور قانون یہ برداشت کر لیتے ہیں کہ شادی شدہ مرد .... لیکن ان کے نزدیک دوسری شادی معیوب اور تہذیب سے گرا ہوا فعل ہے۔ .... بچے حکومت کے خرچ پر پل سکتے ہیں۔ لیکن انہیں کسی شادی شدہ مرد کو اپنا شوہر بنانے کی اجازت نہیں مل سکتی۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کی گوری چمڑی والی عورتیں ..... افریقہ کے کالے کلوٹے حبشیوں اور جمیکا کے سیاہ فام ان پڑھ مزدوروں سے بھی شادی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۶ فروری ۱۹۵۵ء)

پچھلے دنوں بعض پادریوں نے یہ تحریک کی تھی۔ کہ مردوں کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اگر یہی حالت رہی تو کسی ایسی تحریک کو جامۂ عمل پہنانے کے سوا چارہ نہیں رہے گا۔ اور انشاء اللہ یورپ اس لحاظ سے بھی اسلام کے اصولوں کی حقانیت کا ذاتی تجربہ کر سکے گا۔ جو مسلمان "ایک شادی" کا اصول مسلمانوں میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اس سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

آپ کا نام کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے۔
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے۔
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر ״
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ״ ۱ر ״
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ״ ۱ر ״

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے
بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

شق نمبر ۵ وکلاء، ڈاکٹر صاحبان کے لئے }
ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار احباب کے لئے: سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر } یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے، مسابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خطبۂ جمعہ

جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے

ہمارے علماء اور مبلغین کا فرض ہے کہ وہ ایسے رنگ میں لٹریچر تیار کریں جو زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہو

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں اور ان میں سلسلہ کا ہر طرح کا لٹریچر رکھا جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۴ فروری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض

اللہ تعالیٰ نے یہی بتائی ہے کہ اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ ان کو دوبارہ اسلامی تعلیم سے واقف کیا جائے۔ اور جو لوگ ابھی اسلام میں داخل نہیں ہوئے۔ اور انہیں اسلامی تعلیم کی خبر نہیں۔ ان کو اسلامی تعلیم سے باخبر کیا جائے۔ یہ کام بہت اہم ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ ایک روحانی کام ہے۔ اور جب بھی دنیوی ترقیات کی رو چلے گی اس کی کشش کم ہو جائے گی۔ مثلاً دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ

بعض دفعہ ایک رو چلتی ہے

جس کے نتیجہ میں لوگ باقی سب کاموں کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

لاہور میں کرکٹ کا میچ ہوا۔ تو ہر ایک کو یہی شوق تھا کہ وہ وہاں جا کر کرکٹ کا میچ دیکھے حالانکہ سب لوگ ایسے شوقین نہیں ہوتے۔ بعض لوگ تاش کے شوقین ہوتے ہیں۔ بعض شطرنج کے شوقین ہوتے ہیں۔ بعض فٹ بال کے شوقین ہوتے ہیں۔ بعض ٹینس کے شوقین ہوتے ہیں بعض بیڈمنٹن کے شوقین ہوتے ہیں۔ لیکن اس وقت کرکٹ کا میچ ہوا۔ تو سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح وہ

کرکٹ کا میچ

دیکھ لے۔ اسی طرح دنیا میں عیاشی اور دل کی رغبت کے کئی طرح کے سامان ہوتے ہیں۔ مثلاً سرکس ہوتا ہے تھیٹر ہوتا ہے سینما ہوتا ہے۔ ناچ اور گانے ہوتے ہیں کوئی شخص کسی کا شوقین ہوتا ہے۔ اور کوئی کسی کا شوقین ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی فن میں مہارت رکھنے والے آ جاتے ہیں۔ تو سب لوگ ان کا فن دیکھنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ لیکن جو چیز پہلے ہی دن ان کی رغبت کا موجب ہو اس کی طرف وہ زیادہ جاتے ہیں۔ دین کی کشش درحقیقت بہت کم ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق روحانیت سے ہے اور

روحانی چاشنی رکھنے والے لوگ

بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ سکھوں کے زمانہ میں لوٹ مار زیادہ تھی۔ کسی کے پاس کوئی چیز ہوتی تو دوسرے لوگ اس سے چھین لیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک مجلس میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ کیا کسی نے گندم کی روٹی کھائی ہے۔ ان دنوں لوگ زیادہ تر باجرہ جوار اور جو کھاتے تھے۔ گندم شاذ ہی ملتی تھی۔ اور اگر یہ پتہ لگ جاتا کہ کسی کے پاس گندم ہے تو سکھ اس سے چھین لیتے۔ تمام لوگوں نے کہا ہم نے تو گندم کی روٹی نہیں کھائی صرف ایک شخص نے کہا کہ گندم کی روٹی بڑی مزیدار ہوتی ہے۔ دوسروں نے پوچھا۔ کیا تم نے گندم کی روٹی کھائی ہے۔ اس نے کہا۔ میں نے کھائی تو نہیں۔ لیکن گندم کی روٹی ایک شخص کو کھاتے دیکھا ہے۔ کھانے والا چٹخارے لے لے کر کھاتا تھا۔ جس سے میں نے سمجھا کہ گندم کی روٹی بڑی مزیدار ہوتی ہے۔ اب گندم کی روٹی

ایک مادی چیز

ہے۔ کھانے والا چٹخارے مارتا ہے۔ تو دیکھنے والے کو بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے اس کا مزہ آ رہا ہے۔ پھر اس کے چہرہ کے آثار اور اتار چڑھاؤ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ روٹی بڑی مزیدار ہے۔ پھر بعض لوگ پلاؤ کھانے کے شوقین ہوتے ہیں۔ پلاؤ مل جائے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ لیکن روٹی سالن دیا جائے تو اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ لیکن نمازوں کے مزے کا کسی دوسرے کو پتہ نہیں لگتا۔ کیونکہ ان کا مزہ اور لذت مخفی ہوتی ہے۔ لیکن مادی چیزوں کا مزہ مخفی نہیں ہوتا۔ وہ ہر کوئی محسوس کر لیتا ہے۔

دوسرا فرق

روحانی اور مادی چیزوں میں یہ ہے کہ روحانی مزہ انسان خود حاصل کرتا ہے۔ کسی دوسرے کو نہیں دے سکتا۔ لیکن مادی چیزوں کا مزہ دوسرے کو بھی چکھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر تم میرے پاس آؤ اور دریافت کرو کہ نماز کا کیا مزہ ہے۔ تو میں تمہیں اپنی تھوڑی سی نماز دے کر اس کا مزہ چکھا نہیں سکتا۔ لیکن اگر میرے پاس پلاؤ ہو اور کوئی شخص کہے کہ میں نے پلاؤ نہیں کھایا۔ مجھے علم نہیں۔ کہ اس کا کیا مزہ ہے تو میں اپنی رکابی اس کی طرف سرکا دونگا۔ گویا مادی چیز کا مزہ چکھایا جا سکتا ہے۔ لیکن روحانی چیز کا مزہ چکھایا نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے ایک ذوق پیدا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی مشق کرنی پڑتی ہے۔ انگریزی زبان میں

ایک محاورہ ہے

ایک ایکوائرڈ ٹیسٹ (Accquired Taste) ہوتا ہے۔ یعنے بعض چیزوں کا مزہ فوری طور پر آ جاتا ہے۔ اور بعض کا مزہ عادت کے بعد آتا ہے۔ چنانچہ نشہ کی چیزیں ہیں۔ ان کا مزہ ایکوائرڈ ٹیسٹ ہے۔ یعنے طبعی مزہ نہیں بلکہ شروع میں زبان اور منہ کو وہ بری لگتی ہیں۔ مثلاً شراب ہے سگرٹ ہے سگار ہے۔ یہ سب ایکوائرڈ ٹیسٹ والی ہیں۔ اگر کوئی شخص زردہ نہیں کھاتا۔ اور اسے زردہ کھلا دیا جائے۔ تو اسے قے آ جائے گی۔ لیکن جنہیں زردہ کھانے کی عادت ہے۔ وہ قربانی کر کے بھی زردہ حاصل کریں گے۔ یا پٹھانوں میں نسوار لینے کی عادت ہے۔ اگر کسی نے پہلے کبھی نسوار نہ لی ہو۔ تو نسوار لینے سے اس کا سر چکرا جائے گا سگرٹ اور سگار کی بھی یہی حالت ہے۔ اگر کسی کو نئے سرے سے سگرٹ یا سگار پلا یا جائے۔ تو اس کے سر میں درد ہونے لگتی ہے۔ بلکہ بعض کو تو اس کے دھوئیں سے ہی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے

سگرٹ اور سگار پینے والے

لوگ جب ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ جو اس کے عادی نہیں ہوتے۔ تو پہلے اجازت لے لیتے ہیں۔ اور پھر سگرٹ یا سگار پیتے ہیں۔ میرے پاس بھی ملاقات کے لئے جب ایسے لوگ آتے ہیں۔ اور انہیں سگرٹ پینے کی حاجت محسوس ہو۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کیا ہمیں سگرٹ پینے کی اجازت ہے۔ مثلاً اگر غیر احمدی یا عیسائی لوگ مجھے ملنے کے لئے آ جائیں۔ تو وہ اکثر اجازت لیتے ہیں۔ اور پھر سگرٹ پیتے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک انگریز آیا۔ جب اسے سگرٹ پینے کی حاجت محسوس ہوئی۔ تو اس نے مجھ سے کہا۔ کیا میں سگرٹ پی لوں۔ کیونکہ وہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ ایکوائرڈ ٹیسٹ ہے۔ اور صرف عادی لوگوں کو ہی آ سکتا ہے دوسروں کو نہیں۔ اسی طرح نماز اور روزہ میں بھی ایکوائرڈ ٹیسٹ ہے۔ اور یہ مزہ صرف ایک دفعہ نماز پڑھنے یا سجدہ رکوع کرنے سے نہیں آتا۔ بلکہ

مشق کرنے کے بعد آتا ہے

دل اور روح کی وابستگی کے بعد آتا ہے پہلے نہیں لیکن پلاؤ زردہ اور دوسری مادی چیزوں کا مزہ عادت کے بعد نہیں ہوتا۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک شخص ہوگا جو کہیگا مجھے ان میں مزہ نہیں آتا۔ باقی لوگ ایسے ہی نکلیں گے جن سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن روحانی چیزوں کا مزہ مشق کے ساتھ آئیگا۔ پھر روحانی چیزوں کا مزہ دوسروں کو چکھایا نہیں جا سکتا۔ لیکن دنیوی چیزوں کا مزہ چکھایا جا سکتا ہے گویا اگر کوئی شخص کہے کہ مجھے پتہ نہیں۔ کہ پلاؤ کا کیا مزہ ہے تو ہم اسے پلاؤ دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے نماز کے مزہ کا علم نہیں۔ تو اسے ہم اپنی نماز کا کوئی حصہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اس کے لئے ذاتی طور پر عادت ڈالنا اور توجہ کرنا ضروری ہے۔ پس جب کسی جماعت کو مادی ترقیات حاصل ہوتی ہیں۔

تو روحانی مزے کم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اول تو یہ مخفی ہوتے ہیں۔ پھر دوسروں کو چکھائے نہیں جا سکتے۔ اس لئے جب شان وشوکت کا زمانہ آتا ہے۔ تو یہ صرف چند لوگوں میں محصور ہو کر رہ جاتے ہیں۔ باقی لوگ زمانہ کی رَو کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔

اِس وقت

یہ دَور نہایت خطرناک طور پر آیا ہوُا ہے

جتنی دولت اِس وقت موجود ہے۔ اور جتنے زمین کے مخفی خزانوں کو اِس زمانہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ پہلے نہیں کیا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں زمین اپنے سارے خزانے باہر پھینک دیگی۔ تمام زمین کھودی جائیگی۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہوگا۔ باہر آجائے گا۔ اور پھر صرف زمین کی مخفی چیزوں کو ہی ظاہر نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ آسمان کا چھلکا بھی اتار اجائے گا۔ اور جو چیزیں فائدہ پہنچانے والی ہیں۔ وہ جمع کر لی جائیں گی مثلاً سورج کی گرمی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ کاسمک ریز ہیں۔ ان کے ذریعہ سورج کی شعاعوں سے کام لیا جاتا ہے۔ اب ان

شعاعوں سے ایک خاص طاقت

پیدا کی گئی ہے۔ جن سے کارخانوں کو چلایا جائے گا۔ اور ہوائی جہازوں کو ... کیا جا سکے گا۔ پس جتنی دولت اور سامان اس وقت مہیا کئے گئے ہیں۔ پہلے نہیں تھے۔ ان کے مقابلہ میں روحانی مزہ ایک مخفی چیز ہے۔ ایک شخص کو بے شک روحانی تسکین اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو رہا ہو۔ وہ تسبیح کر رہا ہو اور اس میں لذت محسوس کر رہا ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کو اس کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی نے انگور کا مزہ نہیں چکھا۔ تو اسے انگور کا مزا چکھایا جا سکتا ہے۔ لیکن روحانی لذت سے کسی کو واقف نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے دلائل دیئے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا۔ تم مشق کرو۔ پھر یہ لذت حاصل ہو گی۔ پس جو اتنا مشکل کام ہے۔ اس میں

کامیابی کا طریق

یہی ہے۔ کہ لوگوں کو اس کی طرف مائل کیا جائے۔ اور انہیں مائل اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ انہیں اس سے آگاہ کیا جائے۔ اور واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ اس سے پہلے کوئی شخص ہمارے دلائل سننے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ مگر ہر ایک کو یہ دلائل سنانے کون جائے گا ہم ربوہ میں بیٹھے ہیں۔ اور ہماری زبان اردو ہے۔ چین ہم سے بہت دُور ہے۔ اور وہاں اردو زبان نہیں بولی جاتی۔ اب ہم اس ملک کے رہنے والوں کو اپنے دلائل کس طرح سمجھا سکتے ہیں۔ انڈونیشیا ہم سے بہت دُور ہے۔ وہاں کے رہنے والے نہ ہماری زبان جانتے ہیں۔ اور نہ ہم ان کی زبان جانتے ہیں۔ پھر ہم ربوہ میں بیٹھ کر انہیں اپنے دلائل کا قائل کس طرح کر سکتے ہیں۔ پھر جاپانی لوگ ہیں۔ وہ ہم سے ہزاروں میل دُور ہیں۔ اور جاپانی زبان ہمیں آتی نہیں۔ ہماری زبان انہیں نہیں آتی۔ پھر ہم انہیں اپنے دلائل کیسے سنا سکتے ہیں۔ لیکن

لٹریچر کے ذریعہ

یہ کام کیا جا سکتا ہے۔ ایک چینی یا ایک جاپانی کو حاصل کرنا زیادہ مشکل نہیں۔ ہم اس کے ذریعہ اپنے لٹریچر کا ترجمہ چینی یا جاپانی میں کرا کے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو اپنے دلائل سنا سکتے ہیں۔ ہم خود تو وہاں نہیں جا سکتے۔ لیکن ہماری کتابیں وہاں جا سکتی ہیں۔ ہم خود تو ان کی زبان نہیں جانتے۔ لیکن ہماری کتابوں کا ترجمہ چینی اور جاپانی میں کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح لٹریچر کو دوسرے لوگوں میں پھیلایا جا سکتا ہے۔ ماننا یا نہ ماننا ان لوگوں کا کام ہے۔ ہمارا نہیں۔ لیکن اس ذریعہ سے دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور دروازہ کھلنے سے اس بات کا امکان ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ہمارے دلائل کو تسلیم کر لیں۔ اس لئے میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تحریک کی تھی۔ کہ جماعت میں

لائبریریاں قائم کی جائیں

اور ان میں ہر طرح کا لٹریچر رکھا جائے۔ پھر لٹریچر اس رنگ میں شائع کیا جائے کہ وہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق ہو۔ قرآن کریم کو ہی دیکھ لو۔ یہ ہر زمانہ اور ہر ملک کے لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ لیکن پہلے علماء نے جو تفاسیر لکھی ہیں۔ وہ آج کل کے لوگوں کی تسلی کا موجب نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ آج کل جو سوالات پیش آ رہے ہیں۔ وہ پہلے پیش نہیں آئے تھے۔ اس لئے پہلے علماء نے ان کو اپنی تفاسیر میں حل نہیں کیا۔ اب ہم تفسیر لکھتے ہیں۔ تو لوگ کہتے ہیں۔ ایسی تفسیر پہلوں نے نہیں لکھی۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ جو سوالات ہمارے سامنے پیش آ رہے ہیں۔ وہ پہلوں کے سامنے پیش نہیں آئے۔ انہوں نے جو کام کیا ہے۔ اپنے زمانہ کے حالات کے لحاظ سے کیا۔ اگر ان کے سامنے موجودہ سوالات پیدا ہوتے، تو وہ ان کے مطابق قرآنی تفاسیر لکھتے۔ لیکن چونکہ ان کے سامنے اس قسم کے حالات پیش نہیں آئے۔ اور انہوں نے اس کے مطابق تفسیریں نہیں لکھیں۔ اس لئے ان کی تفاسیر سے اس زمانہ میں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اب اگر پہلی کتابوں کو مدنظر رکھ کر مضامین لکھے جائیں۔ تو وہ مفید نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے میں جماعت کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں۔ ہمارے علماء اس وقت تک پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ وہ

زمانہ کے موجودہ حالات

کو مدنظر نہیں رکھتے۔ پہلے طریق سے اگر لوگوں کو سمجھایا جائے، تو وہ تمہاری بات نہیں سمجھیں گے۔ لیکن نئے طریق سے سمجھاؤ گے۔ تو وہ نہ صرف تمہاری بات سمجھیں گے۔ بلکہ اسے تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ میں ایک دفعہ کراچی گیا۔ تو مجھے ایک دوست ملے۔ انہوں نے بتایا کہ میں احمدیت کا مداح ہوں۔ لیکن اس بات سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ کہ آپ کی جماعت کے لوگ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہم تو کافر نہیں کہتے۔ میں تو انہیں روکتا ہوں۔ کہ وہ کسی کو کافر نہ کہیں۔ چنانچہ پاس والے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا۔ کہ کیا آپ لوگ انہیں کافر کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ نہیں اس پر اس دوست نے کہا۔ یہ لوگ مجھے کافر نہیں کہتے لیکن دوسرے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس پر میں نے جماعت کے دوستوں سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ ہم تو مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے۔ پھر میں نے کہا کہ

ہم کسی کو کافر نہیں کہتے

لیکن اگر کوئی خلاف اسلام عقائد رکھتا ہو۔ تو ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ بعض کفریہ عقائد رکھتا ہے۔ مثلاً مسلمان یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کی کئی آیتیں منسوخ ہیں۔ اب اگر یہ عقیدہ درست ہو۔ تو سارے قرآن کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ ہم جس صفحہ کو بھی کھولیں گے۔ ہم کہیں گے کہ معلوم نہیں یہ خدا کا حکم ہے۔ یا منسوخ ہو چکا ہے۔ اب جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہم ان کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ ان میں یہ کفریہ عقیدہ آگیا ہے۔ میں نے یہ مثال دی۔ تو اس نے کہا۔ اس قسم کے لوگوں کا ذکر چھوڑ دیئے۔ وہ تو پکے کافر ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ تو انہیں پکا کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم انہیں پکا کافر نہیں سمجھتے۔ ہاں یہ کہتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ بعض کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہمارا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

فرق صرف اتنا ہے

کہ ہم کھل کر بات کر دیتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ کھل کر بات نہیں کرتے۔ ورنہ وہ بھی اس قسم کے عقیدہ کو کفریہ عقیدہ ہی سمجھتے ہیں۔ اگر اس قسم کے بعض کفریہ عقائد کسی کے نزدیک جماعت احمدیہ میں بھی پائے جائیں تو وہ یہی فقرہ اس کے متعلق بھی استعمال کر سکتا ہے۔ اس پر یہ بات اس دوست کی سمجھ میں آگئی۔ اگر اسے اس طرح نہ سمجھایا جاتا۔ تو یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آسکتی تھی۔ اسی طرح اگر بجائے کسی کو کافر کہنے کے ہم ثابت کر دیں۔ کہ اس میں بعض کفریہ عقائد ہیں۔ تو وہ فوراً مان جائے گا۔ مثلاً بعض لوگ

قبروں کو سجدہ کرتے ہیں

اگر ہم کہہ دیں۔ کہ تم مشرک ہو گئے ہو۔ تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہم کہیں۔ کہ تم میں یہ شرک والا عقیدہ ہے۔ تو اس پر وہ بُرا نہیں منائے گا۔ بلکہ دوسرے لوگ مثلاً اہل حدیث بھی ہماری تائید کرنے لگ جائیں گے۔

پس ہر زمانہ کے مطابق ایک طریق کلام ہوتا ہے۔ اگر اس طریق کے مطابق گفتگو کی جائے۔ تو بات دوسروں کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ جیسے اس زمانہ کی بولی اگر دو سو سال قبل بولی جاتی۔ تو وہ اُس وقت کے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آسکتی تھی۔ اسی طرح پرانے طریق پر بات کی جائے۔ تو دوسرے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پس

میں علماء کو کہتا ہوں

کہ وہ نئے طریق کلام کو جاری کریں۔ اور سائنس۔ اقتصادیات اور سیاسی ترقی کے نتیجہ میں جو وساوس لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر لٹریچر تیار کریں۔ اور پھر اسے شائع کرا کے لائبریریوں میں رکھوائیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

بعثت کا مقصد

پورا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم موجودہ وساوس کو دُور نہ کریں۔ اور اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے ان کا ازالہ نہ کریں۔ تو ہمارا لٹریچر مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب زبان بدل چکی ہے۔ حضرت نانا جان رضؓ اہل حدیث خیالات کے تھے۔ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے درس حدیث میں

یتیموں کی کفالت

کا ذکر آگیا۔ تو آپ کو یہ بات بہت پسند آئی۔ آپ لنگر خانہ میں گئے۔ اور وہاں سے ایک یتیم بچہ کو ساتھ لے لیا۔ اور گھر جا کر اس کی خاطر و مدارات شروع کر دی۔ لیکن وہ لڑکا کسی اور بولی کا عادی تھا۔ وہ نانا جان رضؓ کا رویہ دیکھ کر نخرے کرنے لگا۔ ایک دن آپ نے اسے کہا۔ کہ آؤ ناشتہ کر لو۔ وہ کہنے لگا میں ناشتہ نہیں کرتا۔ آپ کہتے یہ چیز لے لو تو وہ کہتا میں یہ چیز نہیں لیتا۔ آپ نے باری باری ساری چیزیں اس کے سامنے پیش کیں۔ لیکن وہ یہی کہتا گیا۔ کہ میں نہیں کھاتا۔ حضرت نانا جان رضؓ جن سے سارے ڈرتے تھے۔ اس کی منت سماجت کر رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے تم یہ چیز کھا لو۔ پھر میں تمہیں تمہاری حسب منشا سب چیزیں لا دوں گا۔ لیکن وہ انکار پر انکار کر رہا تھا

ہم دوسرے کمرے میں ہنس رہے تھے کہ کس طرح ناناجان اس یتیم بچے کے سامنے یتیم بنے بیٹھے ہیں جب آپ نے دیکھا کہ وہ کوئی بات نہیں مانتا تو آپ نے جوتی اتار لی اور اسے کہا کھاتا ہے یا نہیں کھاتا۔ اُس نے کہا میں ابھی کھا لیتا ہوں۔ اب وہ بچہ جوتی کا عادی تھا۔ یتیم تو تھا ہی۔ چچاؤں نے مار کھانے کی عادت ڈال دی تھی۔ اور ناناجان پیار کر رہے تھے۔ اس لئے آپ جتنا پیار کرتے تھے وہ سمجھتا تھا کہ میری عزت ہو رہی ہے۔ لیکن جب آپ کا پیمانۂ صبر کا لبریز ہو گیا تو آپ نے جوتی اُٹھا لی اور اس پر وہ فوراً مان گیا۔ پس

ہر ایک شخص کی بولی الگ ہے

جو لوگ پیار سے ماننے والے ہیں وہ پیار سے ہی مانیں گے۔ سختی سے بگڑ جائیں گے اور جو لوگ سختی سے ماننے والے ہیں وہ سختی سے ہی مانیں گے نرمی سے بگڑ جائیں گے۔ پس لوگوں کی زبانوں میں فرق ہے لہجوں میں فرق ہے۔ طریق نصیحت میں فرق ہے۔ اخلاق میں فرق ہے اور ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دوسروں کو سمجھانا پڑتا ہے۔ جو شخص اس بات کو مدنظر نہیں رکھتا اور علم النفس کا ماہر نہیں ہوتا وہ صحیح مبلغ نہیں بن سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مختلف لوگوں سے مختلف طریق سے گفتگو فرماتے تھے۔ عورتوں سے اور رنگ میں کلام فرماتے۔ مردوں سے اور رنگ میں بات کرتے۔ مہاجروں سے اور رنگ میں گفتگو فرماتے اور انصار سے کلام فرماتے تو آپ کا رنگ اور ہوتا ایک ہی بات کو سننے والوں کی نسبت سے چکر دیگر بیان فرماتے اور اس رنگ میں کہتے کہ وہ خوبصورت نظر آتی۔ مہاجروں کا ذکر آتا تو آپ فرماتے ہیں جن لوگوں نے

خدا تعالےٰ کی خاطر

اپنے وطن چھوڑ دیئے۔ اپنے مال چھوڑ دیئے ان سے اچھا اور کون ہو سکتا ہے۔ اور انصار سے گفتگو فرماتے تو آپ اس رنگ میں گفتگو فرماتے کہ جن لوگوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے محض خدا تعالےٰ کی خاطر اپنے مال پیش کر دیئے ان پر اپنے گھروں کے دروازے کھول دیئے ان سے اچھا اور کون ہو سکتا ہے۔ اس طرح دونوں فریق خوش ہوتے اور اپنی اپنی جگہ قربانی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ پس مبلغین اور دوسرے علماء کا کام ہے کہ وہ

اس قسم کا لٹریچر تیار کریں

جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے وہ اس طرز پر تصنیف نہ کریں جس طرز پر پچھلے علماء تصنیف کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر تم نماز کی صرف رکعات اور سجدے بیان کرتے ہو تو یورپ والوں کی سمجھ میں تمہاری بات نہیں آ سکتی۔ لیکن اگر تم اس طرز سے یہ بات پیش کرو کہ نماز سے تمہارے اخلاق۔ احساسات اور جذبات پر یہ اثر پڑتا ہے تو یورپ والوں کی سمجھ میں یہ بات آ جائے گی اور وہ تمہاری بات سننے کے لئے تیار ہو جائیں گے

کیونکہ وہ علم النفس کو سمجھتے ہیں کوئی زمانہ تھا جب یہ کہا جاتا تھا کہ خدا تعالےٰ کہتا ہے نماز پڑھو تو لوگ بات مان لیتے تھے۔ لیکن اب اگر کہا جائے کہ خدا کہتا ہے نماز پڑھو۔ تو لوگ کہیں گے خدا تعالےٰ کو نماز کی کیا ضرورت ہے۔ ہر ایک زمانہ کی زبان الگ الگ ہوتی ہے۔ اور اپنی بات سمجھانے کے لئے اُس زبان میں بات کرنی پڑتی ہے جسے لوگ سمجھتے ہوں۔ ایک بزرگ نے اپنے پاس بیٹھنے والوں سے دریافت کیا کہ

جنّت کیوں اچھی ہے

تو کسی نے کہا اس میں بڑی بڑی نعماء ملیں گی اس لئے وہ اچھی ہے۔ کسی نے کہا جنت میں مومن کو دائمی زندگی ملے گی اس لئے وہ اچھی ہے۔ غرض ہر ایک نے کوئی نہ کوئی وجہ بیان کر دی۔ اس بزرگ نے کہا میرے لئے تو دوزخ اور جنت دونوں برابر ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ نے مجھے دوزخ میں ڈالنا ہے تو میرے نزدیک دوزخ اچھی ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ مجھے جنت میں ڈالتا ہے تو میرے نزدیک جنت اچھی ہے۔ یہ ایک عشقیہ رنگ تھا جو آجکل نہیں چلتا۔ اب اگر کہیں کہ مومن کو جنت ملے گی تو لوگ کہتے ہیں جنت کہاں ہے۔ کس جگہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے جنت کیوں بنائی ہے۔ غرض اس زمانہ میں

پرانے جوابات سے لوگ مطمئن نہیں ہوتے

صرف یہ کہہ دینا کہ خدا تعالےٰ خوش ہوگا لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے کافی نہیں۔ نعوذ آئے گا تو یہ باتیں لوگ مان لیں گے اس سے پہلے نہیں۔ کسی زمانہ میں اگر یہ کہا جاتا تھا کہ خدا تعالےٰ ہمیں دوزخ میں بھی ڈال دے تو ہم اس پر راضی ہیں تو جسم پر جذبۂ ایمان سے کپکپی آ جاتی تھی۔ لیکن اب یورپ والے اس بات پر ہنس پڑتے ہیں۔ ہاں وہ مادی زبان اور علم النفس کی بات کو فوراً مان جاتے ہیں۔ باقی باتوں کے ماننے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتے اس لئے قرآن کریم نے دونوں قسم کی باتوں کو لیا ہے اس نے عشقیہ رنگ کو بھی لیا ہے جیسے فرمایا اے رسولؐ جس نے تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اس نے گویا میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور

علم النفس کو بھی لیا ہے

کہ فرمایا ہم جو حکم دیتے ہیں وہ تمہارے فائدہ کے لئے دیتے ہیں۔ ہمیں اپنا کوئی فائدہ مدنظر نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض جگہوں پر آمرانہ طرز عمل بھی اختیار کیا گیا ہے۔ پس ہر زمانہ میں الگ الگ زبان ہوتی ہے۔ آمریت اور جمہوریت دونوں باتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن ایک وقت میں اور ایک قوم کے سامنے ایک ہی بات پر زور دیا جا سکتا ہے دونوں پر نہیں۔ پس تم اس رنگ میں لٹریچر تیار کرو۔ پھر جب لٹریچر تیار ہو جائے تو

جماعت کا فرض ہے

کہ وہ اس لٹریچر کو پھیلائے ...... اگر جماعت لٹریچر کو پھیلائے گی نہیں

تو تمام کوششیں بیکار رہ جائیں گی۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ جماعت ہر جگہ پر لائبریری قائم کرے چھوٹی چھوٹی جماعتیں بھی لائبریریاں قائم کر سکتی ہیں۔ بلکہ ان پڑھ لوگ بھی کتابوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جالندھر کے ایک احمدی تھے وہ اکہ چلایا کرتے تھے (ان دنوں جالندھر کے ایک حصہ میں ریل جاری نہیں ہوئی تھی اس لئے لوگ اکوں پر سفر کیا کرتے تھے) ان کے ذریعہ درجنوں آدمی احمدی ہوئے تھے۔ وہ خود تو پڑھے ہوئے نہیں تھے لیکن وہ

الحکم اور سلسلہ کی کتابیں

منگوایا کرتے تھے۔ اُن کا طریق تھا کہ اپنے پاس کوئی کتاب رکھ لیتے۔ اور جونہی گھوڑے کی باگیں پکڑتے کتاب نکال کر کسی سواری کو دے دیتے۔ اور کہتے کسی نے یہ کتاب مجھے بھیجی ہے میں ان پڑھ ہوں آپ سنا دیں تو مجھے معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اب خالی بیٹھے ہوئے بھی کوئی شغل چاہیئے۔ وہ بڑی خوشی سے سنانے لگ جاتا۔ وہ سمجھ رہا ہوتا تھا کہ میں اکے والے کو اخبار یا کتاب سنا رہا ہوں۔ اور اکے والا سمجھتا تھا کہ میں اسے کتاب پڑھوا رہا ہوں۔ کئی لوگ دلچسپی لینے لگ جاتے اور پوچھتے یہ کتاب کہاں سے ملتی ہے یا یہ اخبار کہاں سے نکلتا ہے میں بھی منگوانا چاہتا ہوں تو وہ دوست کہتے میرے پاس اور بھی کئی کتابیں اور رسالے ہیں آپ مجھ سے لے لیں۔ اس طرح ان کے ذریعہ درجنوں لوگ احمدی ہوئے۔ پس جہاں کوئی پڑھا ہوا آدمی نہیں وہاں بھی

لائبریری قائم کی جا سکتی ہے

اپنے پاس کتاب رکھو اور اگر کوئی رشتہ دار یا کوئی اور تعلیم یافتہ آدمی آ جائے تو اُسے کہو اس کتاب کا کچھ حصہ سنا دو۔ اس طرح فائدہ زیادہ ہوتا ہے پڑھنے والا محسوس کرتا ہے کہ میں اسے کتاب سنا رہا ہوں اور اس طرح وہ خود بھی استفادہ کرتا ہے۔ اس ترکیب سے آسانی سے دوسروں تک حق پہنچایا جا سکتا ہے۔ قبولیت کا سوال الگ ہے خدا تعالےٰ نے انسان کو آزاد بنایا ہے اُسے مجبور کرنے کا ہمیں حق حاصل نہیں۔ اگر سچائی سن لینے کے بعد کوئی ہمیں جھوٹا سمجھتا ہے تو یہ اُس کا حق ہے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن حق کو جاننے کے بغیر کوئی ہمیں جھوٹا کہے تو اس کی

غلط فہمی کا ازالہ

کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے مجرم ہوں گے۔ لیکن بات سمجھا دینے کے باوجود کوئی ہمیں جھوٹا کہے تو کوئی حرج نہیں وہ ہمیں جھوٹا کہنے کے باوجود ہمارا بھائی ہے وہ اپنے عقیدہ پر عمل کرتا ہے اور ہم اپنے عقائد کے مطابق چلتے ہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا

نماز کے بعد میں کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔

(۱) والدہ صاحبہ میجر محمد حیات صاحب

تونسہ۔

(۲) آفتاب جہاں بیگم صاحبہ لالوکھیت کراچی۔ جنازہ میں بہت کم آدمی شریک ہوئے۔

(۳) قریشی محمد جان صاحب امرتسری اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ جوانی کے زمانہ سے میں انہیں جانتا ہوں مخلص احمدی تھے۔

(۴) والدہ صاحبہ شرف دین صاحب لاجپورہ ضلع ڈیرہ غازی خاں۔ تحصیل چشتیاں بہاولپور میں فوت ہوئی ہیں۔ بیٹوں میں سے کوئی بھی جنازہ میں شامل ہونے کے لئے نہ پہنچ سکا۔

(۵) چودھری عبدالرحمٰن صاحب قادیان کے رہنے والے تھے۔ ہمارے خاندان میں نمبرداری تھی مرزا غلام احمد صاحب نے انہیں سرپالہ نمبردار بنایا ہوا تھا۔

(۶) سلطان بی بی صاحبہ زوجہ چودھری غلام صاحب دیہہ ۱۵۱ متعلقہ ڈگری سندھ۔ تمام متعلقین غیر احمدی ہیں۔ جنازہ میں صرف چند احمدی شریک ہوئے۔

(۷) روشن بی بی صاحبہ والدہ نظام دین صاحب چک جمالی ضلع جہلم۔ نماز جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہوئے۔

(۸) امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالقادر صاحب نمک فیکٹری لائلپور۔ مرحومہ کی خواہش تھی کہ ان کا جنازہ میں پڑھاؤں۔

(۹) منشی محمد امام دین صاحب سکنہ بگہ گوٹھی ضلع سیالکوٹ۔ پرانے صحابی تھے۔

(۱۰) رحمت الٰہی صاحب ولد فضل الٰہی صاحب وڈالہ سندھواں ضلع سیالکوٹ۔ گاؤں میں بہت کم احمدی ہیں۔ دور جو احمدی ہیں وہ بھی جنازہ میں شریک نہیں ہو سکے

(۱۱) سعید اللہ خان صاحب پسر نصر اللہ خان صاحب مدرس تونیکی ضلع گوجرانوالہ۔ صرف تین چار دوست جنازہ میں شریک ہوئے۔ باقی سارا گاؤں غیر احمدی ہے۔

(۱۲) کمال دین صاحب ولد عبدالرحمٰن صاحب ٹھٹھہ کالو چک $\frac{246}{گ ب}$ ڈاکخانہ منڈیاں والا ضلع لائلپور۔

(۱۳) ناصرہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد دین صاحب آمنہ کوٹلی۔ جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہوئے

(۱۴) مسٹر سلیمانی کیشوری دارالسلام مشرقی افریقہ۔ علاقہ میں کوئی احمدی نہ ہونے کی وجہ سے جنازہ نہیں پڑھا جا سکا۔

(۱۵) چودھری نور احمد صاحب چیمہ ساکن داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ۔ موصی اور صحابی تھے۔

(۱۶) والدہ صاحبہ محمد عین الحق صاحب بھاگلپوری۔ جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہوئے۔

(۱۷) سیدہ فاطمہ والدہ مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب نام کے سامنے لکھا گیا ہے کہ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ لیکن میرے علم میں وہ صحابیہ نہیں تھیں۔ ان کے لڑکے ابوالخیر محب اللہ صاحب پندرہ سولہ سال ہوئے احمدی ہوئے۔ بہرحال مرحومہ دور کی رہنے والی ہیں اور ان کا لڑکا سلسلہ کا مبلغ ہے اس لئے میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا ۔

الفضل کی اشاعت بڑھائیں

(۱) الفضل خود خرید فرمائیں۔ دوستوں کو خریدنے کی تحریک کریں۔ مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں۔

(۲) جو احباب روزانہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ خطبہ نمبر خریدیں۔

(۳) ہر جماعت کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور خریدے اگر کوئی صاحب نہ خرید سکے تو جماعتی طور پر خریدا جائے۔

(۴) جو جماعتیں روزانہ پرچہ نہیں خرید سکتیں وہ خطبہ نمبر ضرور خریدیں
الفضل کی سالانہ قیمت -/۲۴ روپے ہے (یعنی صرف -/۲ روپے ماہوار) خطبہ نمبر کی صرف -/۵ روپے سالانہ ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

احباب جلد سے جلد تحریک جدید کے وعدے مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں

۱- جماعت کے محترم امیر/ پریذیڈنٹوں اور مالی سکرٹریوں نیز خدام الاحمدیہ (جن کے ذمہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدے حاصل اور وصول کرنے کا کام سپرد کیا ہے) کے قائدین۔ زعماء عہدیداران اور ممبروں سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ مرکز کو وعدوں کی فہرستیں بھجوانے کے لئے نہایت مستعدی توجہ اور کوشش سے ایسا انتظام کریں۔ کہ دفتر اول کے وعدوں کی میزان اڑھائی لاکھ تک اور دفتر دوم کے وعدوں کی میزان چار لاکھ تک پہنچ جائے۔

۲- جتنے وعدے روزانہ حاصل ہو سکیں۔ انہیں بصورت قسط ہر تیسرے دن مرکز میں بھجواتے رہیں تا وکالت مال حضرت اقدس کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ جماعتوں کی مساعی باقاعدہ پیش کر سکے۔ یہ نہایت ضروری گذارش ہے۔

۳- کوئی مرد عورت بچہ جماعت کا ایسا نہ رہ جائے جو تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت سے محروم رہ جائے۔ نادار اور بے روزگاروں کی طرف سے کم سے کم رقم بھی لی جا سکتی ہے

۴- یاد رہے کہ آپ کی قربانیوں سے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کے ویرانے آباد ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک جھنڈا ربع مسکون میں لہرائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے ماموں زاد بھائی میرزا نذیر احمد صاحب اکونٹنٹ سی ایم اے راولپنڈی عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ [illegible] بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے انکی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ مرزا سمیع احمد کارکن دفتر نظارت امور عامہ ربوہ

۲- میری خوشدامن صاحبہ ڈیڑھ سال سے بدستور بیمار چلی آرہی ہیں بے حد کمزور ہو گئی ہیں قارئین الفضل [illegible] درد دل سے دعا کی درخواست کرتی ہوں (بیگم ڈاکٹر ریاض ملک ربوہ ضلع جھنگ)

۳- خاکسار کے چھ بچے مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں احباب اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا فرمائیں
(خاکسار رشید محمد یوسف سیکرٹری جماعت احمدیہ گھنڈ کھاریاں)

۴- میرے بچے رشید الدین کمال نے امسال انٹرنس کا امتحان دینا ہے احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ نمبروں سے کامیاب کرے۔ قاضی محمد ابراہیم اول مدرس پرائمری سکول [illegible] ضلع سیالکوٹ

انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلے میں

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ سے عرض ہے کہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۴ء کے موقع پر جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جو نقائص اور خامیاں ان کے زیر نظر ہوں۔ اور ان کے تدارک کے لئے اپنی طرف سے جو اصلاحی تجاویز بھی ان کے ذہنوں میں ہوں وہ مختصر اور جامع طور پر جلد از جلد دفتر افسر جلسہ سالانہ میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ احباب جماعت کی آراء سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آئندہ کے لئے عملی اصلاح ہو سکے۔ (افسر جلسہ)

جلسہ مصلح موعود ۲۰ فروری بروز اتوار

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس دن اپنی اپنی جگہ جلسے منعقد کریں۔ اور اس عظیم الشان بشارت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔ حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازئ عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ نیز جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ ان کی بجا آوری کی توفیق کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

جماعت احمدیہ کی چھتیسویں ۳۶ مجلس مشاورت

مورخہ ۷-۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چھتیسویں مجلس شاورت کا اجلاس ۷-۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۴ھش بروز جمعرات۔ جمعہ ہفتہ اور اتوار مطابق ۷ تا ۱۰ اپریل ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں (پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح)

تصحیح

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۵۵ء کے الفضل میں وصیتیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں وصیت ۱۲۰۱۴ بشیر احمد غلط نام شائع ہوا ہے۔ اصل نام شبیر احمد ہے۔
اس طرح وصیت ۱۲۰۶۲ ممتاز بیگم غلط شائع ہوا ہے۔ اصل نام مختار بیگم ہے۔
احباب تصحیح فرما لیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

الحمد للہ کہ میرے بڑے بھائی (میجر) پیر ضیاء الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضرت اقدس نے دبیر احمد رکھا ہے۔ نومولود حضرت پیر اکبر علی صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین و ملت بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ پیر معین الدین

۵- میرا چھوٹا بھائی عزیز افتخار احمد کو ۲۰-۲۵ دن سے سخت بخار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (خاکسار اشفاق احمد چنیوٹ)

پاکستان کو کشمیر کی تقسیم ہرگز قبول نہیں ہوگی

ڈھاکہ سے روانہ ہوتے وقت وزیر اعظم محمد علی کا اعلان

ڈھاکہ ۱۶ فروری۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کل کراچی واپس آتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ مرکزی حکومت تقریباً تین ہفتے تک مشرقی بنگال میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے متعلق ایک اعلان جاری کریگی۔ وزیر اعظم نے ڈھاکہ میں ۴۸ گھنٹے قیام کیا۔ اس دوران میں آپ متحدہ محاذ اور مسلم لیگ کے لیڈروں سے بھی ملے۔ وزیر اعظم نے واپسی پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ صوبہ میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے فیصلہ کو پارٹی لیڈروں کے باہمی اختلافات کے باعث معرض التواء میں رکھا گیا۔ آپ نے کہا میں نے کراچی میں ہی مسٹر فضل الحق کو بتایا تھا۔ کہ میں فروری میں ڈھاکہ پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد پارلیمانی حکومت کی بحالی کے متعلق کوئی فیصلہ کروں گا۔ اس دوران میں بعض تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ اب میں صدر ترکیہ کی متوقع آمد کے پیش نظر ڈھاکہ میں مزید قیام سے معذور ہوں۔ مسٹر محمد علی نے کہا متحدہ محاذ پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈروں میں اختلافات افسوسناک ہیں۔ صوبہ میں مستحکم پارلیمانی حکومت کے لئے ایک مضبوط اور متحد پارٹی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مزید واقعات پر نگاہ رکھی جائیگی۔ اور بعض رسمی کارروائیوں کے بعد حکومت غالباً مارچ کے پہلے ہفتہ میں کوئی فیصلہ کرنے گی۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم نے یہ بھی کہا۔ کہ مسٹر فضل الحق کے خلاف ان کی پارٹی میں عدم اعتماد کی جو قرارداد پیش ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجہ کا انتظار بھی ضروری ہے۔ وزیر اعظم سے پوچھا گیا۔ کیا مشرقی پاکستان میں تشکیل حکومت کے سلسلہ میں مرکزی حکومت کو اب مسٹر فضل الحق قابل قبول ہوں گے۔ مسٹر محمد علی نے جواب دیا۔ یہ فیصلہ کرنا متحدہ محاذ پارٹی کا کام ہے۔ اگر مسٹر فضل الحق کو اپنی پارٹی کا اعتماد حاصل ہو جائے۔ تو میرے لئے ان کے قابل قبول ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسٹر فضل الحق نے وقتی جوش میں جو بیانات دیئے تھے۔ ان پر وہ اظہار ندامت کر چکے ہیں۔ اسی لئے حکومت نے ان پر مقدمہ نہیں چلایا۔ مسٹر محمد علی سے پوچھا گیا۔ "اگر متحدہ محاذ پارٹی کوئی اور لیڈر منتخب کرے۔ تو کیا اسے وزارت بنانے کا موقع دیا جائے گا؟ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ حکومت کو صرف اس اطمینان کی ضرورت ہے۔ کہ صوبہ میں جو حکومت بھی بنے وہ مستحکم ہو۔

وزیر اعظم نے صوبہ کی موجودہ صورت حال کے بارے میں کہا۔ "اب صوبہ میں امن و قانون کی صورت حال میں نمایاں اصلاح ہو چکی ہے۔ اور اقتصادی صورت حال بھی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ مسلم لیگ کی صدارت کے بارے میں وزیر اعظم نے کہا۔ میری شروع سے یہی رائے رہی ہے۔ کہ مسلم لیگ کی صدارت اور وزارت عظمیٰ الگ الگ رہنی چاہئیں۔ میں اپنے جانشین کا انتظام ہوتے ہی صدارت کے عہدہ سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔ وزیر اعظم نے اپنے متوقع دورہ دہلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ابھی وزیر اعظم نہرو سے میری ملاقات کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ اس ملاقات میں براہ راست صرف مسئلہ کشمیر پر گفتگو ہوگی۔ باقی مسائل پر رہبر کمیٹیاں غور کریں گی۔" وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ اہل پاکستان کو کشمیر کی تقسیم ہرگز قبول نہیں ہوگی۔

پاکستانی فوج سیاسیات میں کبھی حصہ نہیں لے گی

وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا کا اعلان

کراچی ۱۶ فروری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی پاکستان کا انتظامی یونٹ بنانے کے منصوبہ کو جتنا جلد ممکن ہوگا۔ عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اور موجودہ کابینہ اپنے چار نکاتی پروگرام کو پورا کرنے کے بعد الگ ہو جائے گی۔ وزیر داخلہ نے یقین دلایا۔ کہ پاکستانی فوج نے نہ تو پہلے کبھی سیاسیات میں حصہ لیا۔ اور نہ ہی وہ آئندہ کبھی سیاسیات میں حصہ لے گی۔ حال ہی میں ایک نئی جماعت "اخوت مغربی پاکستان" قائم ہوئی ہے۔ جس کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا۔ کہ موجودہ کابینہ ایک خاص مقصد کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس کے سامنے یہ چار نکاتی پروگرام ہے۔ (۱) نظم و نسق کی اصلاح (۲) مغربی پاکستان کو متحد کرنا۔ (۳) آئین تیار کرنا اور (۴) ملک کو عام انتخابات کے لئے تیار کرنا۔ وزیر داخلہ نے کہا۔ یہ کام راتوں رات مکمل نہیں ہو سکتے۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ کچھ عرصہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔ یہ کام مکمل ہوتے ہی موجودہ حکومت الگ ہو جائیگی۔ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا۔ کہ دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے سلسلہ میں گورنر جنرل کا اقدام پاکستان کی سالمیت و استحکام و ترقی کے لئے تھا۔ اس کے بعد کابینہ پوری طرح متحد ہو کر کام کرتی رہی ہے۔ وزیر اعظم کو ہمارا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ مسٹر سکندر مرزا نے کہا۔ کہ وہ وزیر داخلہ کی حیثیت سے شر انگیز عناصر کی چہ میگوئیوں سے آگاہ ہیں۔ لوگوں کو ان کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ وزیر داخلہ نے ملک کی زندگی کے بعض شعبوں میں صوبائی عصبیت اور تنگ نظری کے مظاہرہ کی مذمت کی۔ آپ نے کہا۔ کہ ان لعنتوں کا استیصال ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے راستہ میں حائل ہیں۔

الور اور بھرت پور میں مساجد پر قبضہ

مولانا آزاد کو میوانیوں کی یادداشت

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ راجستھان کے ایک ایم۔ ایل۔ اے محمد ابراہیم نے گذشتہ ماہ مولانا ابوالکلام آزاد کو ایک یادداشت پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ الور اور بھرت پور کی ریاستوں میں مساجد اور مقابر متروکہ املاک کے کسٹوڈین کے قبضہ میں ہیں۔ یادداشت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان میں سے بعض مساجد اور مقبروں کو منہدم کر کے ان کی جگہ نئی عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ یادداشت میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ الور اور بھرت پور کے کم و بیش ۵ ہزار میواتیوں کو ابھی آباد نہیں کیا گیا۔ اور نہ ان کی اراضی ان کے حوالہ کی گئی ہے۔ چند دوسری شکایات کی تلافی کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔

بھارت میں مسلمانوں سے بدسلوکی

کلکتہ ۱۷ فروری۔ جمعیۃ العلمائے ہند کے صدر مولانا حسین احمد مدنی نے گلہ کیا ہے کہ بھارت اور سرکاری ملازمتوں میں بھارتی مسلمانوں سے مسلسل امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں گوناگوں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ نے بھارت میں اردو کی حق تلفی پر احتجاج کرتے ہوئے کہا اردو بھارت کی سب قوموں کی مشترکہ میراث ہے۔ جمعیت العلمائے ہند کے سالانہ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس میں بھارت کے صدر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اردو کو یو پی کی علاقائی زبان قرار دے دیں۔

درخواست دعا: میری ہمشیرہ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ چوہدری فتح الدین صاحب ٹھیکیدار (کارخانہ بازار لائلپور) ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔
خاکسار محمد یعقوب

ناشتہ سے علاج

اگر آپ آنے والی گرمی کے بداثرات اور دل کی دھڑکن۔ دائمی قبض۔ سر کے چکر سے بچنا اور جسم کو فربہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا تیار کردہ

سپیشل گاجر کا حلوہ

ناشتہ میں استعمال کریں

قیمت تین روپے سیر

فیاض محمد خاں کرمانی ربوہ ضلع جھنگ

حب جند

طبی دنیا کی نئی ایجاد

حب جند — طبی دنیا کی نئی ایجاد

حب جند

ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ جو دماغ، دل اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی اور روح دوڑا دیتے ہیں ہسٹریا مالیخولیا نیند کا اڑ جانا۔ دل پر ہر وقت خوف کا طاری رہنا کا واحد علاج ہے۔

قیمت
مکمل کورس ۲۵ روپے

25/-/-

بتی فروری کے لئے دواخانہ خدمت خلق کو یاد رکھیں

حب جند

یہ ان بیش بہا قیمتی اجزا کا مرکب ہے جن کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے یہ دل دماغ اعصاب پر یکساں اثر ڈال کر جسم میں نئی زندگی پیدا کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال ہسٹریا مالیخولیا نیند کا اڑ جانا دل پر خوف کا طاری رہنا۔ سر چکرانا کا واحد علاج ہے۔

قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

حب جند

ایک گولی صبح

ایک گولی شام

بعد غذا ہمراہ آب

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ جھنگ

دواخانہ خدمت خلق

تیار کردہ :- دواخانہ خدمت خلق ربوہ جھنگ

شفا نہ ہونے کی صورت میں قیمت واپس

رحمت پلز جملہ امراض مردانہ جن پر کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا ہو کے لئے حتمی دوا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو توانائی بخشتی ہیں نیز تبخیر ڈکاروں کی کثرت۔ بھوک کا اڑ جانا غذا کا ہضم نہ ہونا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ عام جسمانی کمزوری۔ بچوں یا بڑوں کو دودھ ہضم نہ ہونا وغیرہ امراض کو دفع کرنے اور قدرتی صحت بحال کرنے کے لئے اکسیر ہیں۔

سرمہ رحمت رنگت میں سبز ہے۔ جو جڑی بوٹیوں کے پانی سے تیار کیا جاتا ہے۔ دھند۔ جالا پھولا۔ بسبب دکھنے آنکھ کے۔ پڑبال۔ پلکیں گرنا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ نیز آنکھ کے دکھنے پر صرف دو دفعہ کا استعمال ہی کافی ہے۔ لگے کا ضرور۔

مجھے خدا تعالیٰ کی ذات پر جو کہ شافی ہے حق الیقین ہے کہ رحمت پلز اور سرمہ رحمت کو استعمال کرنے والے مریضوں کو وہ اپنی رحمت سے شفا دے گا۔ الا ما شاء اللہ اگر کسی کو شفا نہ ملے تو ضروری ہے کہ وہ اطلاع دے تاکہ ادا کردہ قیمت واپس کر دی جائے۔

قیمت رحمت پلز مکمل کورس ۲/۸/- روپے سرمہ رحمت فی تولہ ۲/۸/- روپے علاوہ محصولڈاک

تیار کردہ :- دواخانہ رحمت ربوہ

قبر کے عذاب سے بچو!

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اشتہار

بھٹوں کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ ہم سے حاصل فرمائیں۔ مزید حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں:

احمد اللہ خان دی نیشنل مائننگ کمپنی

کلب روڈ کوئٹہ

قادیان کے قدیمی دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کی تیار کردہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اور دیگر ادویات ملنے کے پتے۔

سید جلال الدین سیالکوٹی ربوہ

ناصر دواخانہ مین بازار ربوہ

خواجہ محمد عبداللہ خواجہ ریسٹورنٹ ربوہ

ڈاکٹر عبدالرحمٰن ریلوے روڈ ننکانہ صاحب

شمس میڈیکل ہال جھال خانوآنہ لائلپور

حکیم محمد حسین کوٹھانہ بازار خانقاہ ڈوگراں

حکیم فضل الرحمٰن سانگھڑ سندھ

اللہ دتہ پان فروش رتن باغ لاہور

محمد افضل ادھیوی گلی ۵۵ ٹاہدی رام پورہ لاہور

حکیم عبدالعزیز چک چھٹہ حافظ آباد

پاکستان کے دیگر شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سیلونی حلوا

ایک دفعہ منگوا کر آزمائیں چار روپے سیر

پروپرائیٹر جلال الدین سیالونی

سیلون ریسٹورنٹ ربوہ

ضرورت رشتہ

ایک لڑکے اور لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی پرائمری پاس۔ قرآن مجید اور اسلامی کتابیں پڑھ لیتی ہے۔ لڑکا مڈل پاس ہے۔ تجارتی کاروبار کرتا ہے۔ زمین بھی ہے۔ دینداری کے لحاظ سے مخلص خاندان کے افراد ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

صادق احمد دوکاندار دریا خان مری ضلع نواب شاہ سندھ

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(منیجر)

آپ بھی گریجوایٹ بن سکتے ہیں!

اپنی ملازمت یا کاروبار کے ساتھ ساتھ صرف ایک گھنٹہ مطالعہ کر کے اپنا روپیہ اور وقت بچا کر گریجوایٹ بننا چاہتے ہیں تو ہمارے ہاں سے ادیب عالم، ادیب فاضل، منشی فاضل وغیرہ کتابیں واجبی قیمت پر خرید کر آج ہی سے مطالعہ شروع کر دیں۔ قلیل مدت میں منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔

سکولوں و کالجوں کی ہر قسم کی کتابیں بکفایت ہم سے خرید فرمائیے

مفت مشورہ اور فہرست کتب مفت طلب کریں

میر برادرز

اردو بازار — راولپنڈی

موتی سرمہ

خارش۔ ککرے۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ دھند غبار۔ پلکیں گرنے کے لئے اکسیر ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ اعلیٰ

نور کیمیکل فارمیسی ۳ دیال سنگھ مینشن مال روڈ لاہور

خالص سونے کے زیورات چاندی کے ظروف کپس و شیلڈ کے لئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں

فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے

دواخانہ نورالدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور